تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

March 7, 2025

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے 'دیسی علمی نظام کو از سر نو متصور کرنا' کے موضوع پر دو روزہ قومی سمینار کی میزبانی کی

سینٹر فار نارتھ ایسٹ اینڈ پالیسی رسرچ (سی این ای ایس پی آر) جامعہ ملیہ اسلامیہ نے آئی سی ایس ایس آر کے اشتراک سے 'دیسی علمی نظام کو از سر نو متصور کرنا' کے موضوع پر مورخہ پانچ اور چھ مارچ دو ہزار پچیس کو کامیابی سے دو روزہ قومی سمینار منعقد کیا۔سمینار کے افتتاحی اجلاس کی صدارت عزت مآب شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف نے کی۔ اپنی صدارتی تقریر میں انھوں نے برق رفتار جدید سازی کے اس دور میں دیسی علمی نظام کو محفوظ رکھنے میں مادری زبان کی اہمیت پر زور دیا۔منی پوری اور آسامی زبانوں میں ان کے ممتاز تراجم کے ساتھ ساتھ شمال مشرقی خطے پر ان کا ضخیم علمی کارنامہ اپنے آپ میں وقیع سرمایہ ہے۔

سی این ای اسی پی آر کی اعزازی ڈائریکٹر اور سمینار کنوینز پروفیسر منیشا تر پاٹھی نے اپنے خیر مقدمی کلمات میں معاصر عالمی چیلنجیز سے نمٹنے میں دیسی علم کی بڑھتی معنویت کو اجاگر کیا۔انھوں نے آئی کے ایس کے طور طریقوں کے متعلق بتایا جو شمال مشرقی خطے کی دیسی برادریوں کے لیے بنیادی اصول اور لائف ورلڈ بن چکے ہیں اور خطے میں حیاتیاتی تنوع، تہذیبی بوقلمونی اور پائے دار ترقی کو محفوظ رکھنے اور ترقی دینے کے لیے ناگزیر ہیں۔

پروگرام کے خاص مہمان پروفیسر محمد مسلم خان، ڈین، فیکلٹی آف سوشل سائنس، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج کی نسل میں بزرگوں اور اسلاف کے علم اور ان کی آگہی سے دوری بڑھتی جارہی ہے اس کے علاوہ انھوں نے سمینار کے مرکزی خیال کی معنویت پر بھی روشنی ڈالی۔

کلیدی خطبہ کے ممتاز مقرر پروفیسر بھگت اوینم کو سامعین سے متعارف کرایا گیا۔ پروفیسر اوینم نے ہندوستانی تہذیبوں بالخصوص شمال مشرقی خطے کی تہذیب کے مطالعے کے لیے مغربی اپروچ کی تنقید کی۔

انھوں نے روایتی تعلیمی زمرہ بندیوں کو چیلنج کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ 'دیسی' کا مطلب ان تمام تصورات کو محیط ہونا چاہیے جو غیر مغربی یا غیر جدید ہیں۔شمال مشرق کے خطے سے مثالیں فراہم کرتے ہوئے انھوں نے دکھایا کہ کیسے دیسی علمی نظام سوسائٹی اور تہذیب کی تفہیم کے لیے ایک متبادل فریم ورک مہیا کرسکتا ہے۔انگریزوں کی آمد سے قبل انھوں نے ہندوستان کے شمال مشرقی کو 'ان چھوئے' خطے کے بطور جائزہ لینے سے متنبہ کیا اور بتایا کہ برطانوی نو آبادیتی نظام نے کمیونٹی اور رواداری جیسی قبائلی

اقدار کو دھندلا کر دیا تھا۔ آخر میں انھوں نے دیسی علمی نظام کے مطالعے کے لیے تفسیری اپروچ کی تائید کی اور اس سلسلے میں ذاتی تشریح پر بھی زور دیا اور اپنی شرطوں پر دیسی تہذیبوں کی تفہیم کے حق میں مغرب کی جکڑ بند فریم ورک سے احتراز کرنے کو کہا۔ ڈاکٹر کے کوکھوا، سسٹنٹ پروفیسر اور سیمنار کے کنوینر نے شکریے کی رسم ادا کی۔

دوروزہ قومی سمینار میں متعدد تعلیمی اجلاس ہوئے۔ پہلے دن کے اجلاسوں میں پہلا اجلاس 'دیسی علمی نظام تناظرات' کے عنوان پر تھا جس کی صدارت پروفیسر امر جیت سنگھ نے کی۔ اور دوسرا اجلاس 'انڈی جینس سوشل اینڈ گورنینس سسٹمس' کے موضوع پر جس کی صدارت پروفیسر کومول سنگھا نے کی اور 'انڈی جینس نالج سسٹمس اینڈ جینڈر' کے موضوع پر ایک اجلاس تھا جس کی صدارت پروفیسر گوماتی بودراہیم بروم نے کی۔ پہلے دن کے سمینار کا اختتام افطار پارٹی پر ہوا جس کی میزبانی سی این ایس ایس پی آر نے نہرو گیسٹ ہاؤس میں کی اور رمضان کریم کے مبارک مہینے کی آمد کا جشن منایا گیا۔ غیر رسمی ملاقات نے شرکا کے لیے تعلقات استوار کرنے اور انھیں اپنی تحقیق کے سلسلے میں تبادلہ خیالات کا موقع فراہم کیا۔

دوسرے دن میں متعدد سیشن ہوئے جن میں 'انورائنمنٹل کنزرویشن اینڈ جسٹس' سیشن کی صدارت پروفیسر شفیق احمد نے کی ،انڈی جینس ایکولوجیکل پریکٹسیز' سیشن کی صدارت پروفیسر ارچنا دسی نے کی اور ڈاکٹر نیم تھینگائی گائیٹ نے 'ہیلتھ اینڈ ہیلنگ' کے موضوع پر ہونے والے سیشن کی صدارت کی۔ معزز مقالہ نگاروں نے دیسی علمی نظام کو موجودہ چیلنجیز کے لیے اہم پیچیدگیوں والے درست علمیاتی فریم ورک کو تسلیم کیے جانے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔

سمینار بہت شان دار اور معنی خیز رہا کیوں کہ اس میں متعدد مختلف آرا اور تصورات سامنے آئے جن سے سامعین کے ذہن کے دریچے کھل گئے۔ پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ کی صدارت میں اختتامی پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں جے این یو کے اسپیشل سینٹر فار اسٹڈی آف نارتھ ایسٹ انڈیا کے پروفیسر ویمل خواس نے اختتامی خطبہ دیا۔

پروفیسر رضوی نے مقامی زبان کی اہمیت اور جدید خیالات کے ساتھ قدیم تصورات وروایات کی تفہیم کی اہمیت کے سلسلے میں گفتگو کی۔ پروفیسر خواس نے اپنی اختتامی تقریر میں سمینار کے مرکزی خیال کی پیچیدگی کو تسلیم کیا اور 'دیسی' کے تصور کو حل طلب مسئلہ بنانے کی اہمیت پر توجہ دی۔ انھوں نے سینڈائی فریم ورک پر زور دیا اور شمال مشرق ہندوستان میں آفات سماوی کو کم کرنے کے سلسلے میں دیسی علمی کے شعبے میں موجود ادبی فاصلے پر روشنی ڈالی۔

پروفیسر منیشا ٹی پانڈے نے اختتامی گفتگو کرتے ہوئے اسکالروں سے کہا کہ وہ ان نظاموں کو غیر تنقیدی انداز میں نہ قبول کریں تو انوکھا اور منفرد بنا کر پیش کریں اور نہ مدح خوانی کریں بلکہ محتاط رہتے ہوئے اس کا تنقیدی جائزہ لیں۔ پروفیسر پانڈے نے پروفیسر بھگت اوینم کی تقریر سے استفادہ کرتے ہوئے زبانی روایتوں کی بازیابی اور دستاویزی مواد پر زور دیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے سلسلے میں انھوں نے آئی سی ایس ایس آر اور فیکلٹی اراکین پروفیسر ایم۔ امر جیت سنگھ، ڈاکٹر کوکھوا اور شلپی

پھوکان، اسکالرز اور آفس اسٹاف کا شکریہ ادا کیا۔ سمینار سے ہندوستان میں دیسی علمی نظاموں کی بازیابی، از سرنو متصور کرنے اور تحفظ کی اہمیت کے سلسلے میں بامعنی مکالمے کے فروغ میں مدد ملے گی۔

تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی